DAILY
NAWA-I-WAQT
LAHORE

روزنامہ نوائے وقت
بانی حمید نظامی مرحوم
معمار مجید نظامی مرحوم
ایڈیٹر رمیزہ مجید نظامی
راولپنڈی اسلام آباد
لاہور، کراچی، راولپنڈی/اسلام آباد، ملتان اور کوئٹہ سے بیک وقت شائع ہوتا ہے

جلد	پیر 9 شوال 1441ھ، یکم جون 2020ء، 18 جیٹھ 2077ب	صفحات	رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل	شمارہ
65	UAN 111-2222-007 فون۔ راولپنڈی: 5562676-77، اسلام آباد 2202641-44 قیمت 20 روپے	10	003	321

''غریبوں کی عدالت'' وفاقی محتسب

اسلام آباد نوٹ بک
نواز رضا

Nawaz.raza@hotmail.com

یہ 1990ء کی بات ہے، میں اس وقت راولپنڈی اسلام آباد پریس کلب کا صدر تھا، ہم پریس کلب کے انتخابات کے سلسلے میں اخبارات کے دفاتر کے چکر لگا رہے تھے، ہم ہفت روزہ حرمت کے دفتر میں داخل ہوئے تو ایک نوجوان صحافی بڑے انہماک سے اپنے کام میں ڈوبا ہوا تھا، رسمی تعارف کے دوران اس نوجوان نے اپنا نام خالد سیال بتایا۔ ''اچھا تو آپ ہیں خالد سیال'' بے ساختہ میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔ یہ رسمی تعارف بعد ازاں گہری دوستی میں بدل گیا۔ مارچ 1990ء میں خالد سیال کی طویل ٹائٹل سٹوری شائع ہوئی جو مقبوضہ کشمیر میں 1989ء کے آخر میں شروع ہونے والی عسکری جدوجہد کے نتیجے میں مقبوضہ کشمیر سے ہجرت کر کے پاکستان آنے والے پہلے قافلے کے سفر ہجرت اور اس کی تفصیلات پر مشتمل تھی۔ خالد سیال کو اس سٹوری پر انعام بھی دیا گیا۔ ہماری دوستی کا یہ سفر کوئی تین عشروں پر مشتمل ہے۔ آجکل خالد سیال وفاقی محتسب کے میڈیا اور تعلقات عامہ کے کنسلٹنٹ ہیں۔ گزشتہ دنوں خالد سیال سے گپ شپ کے دوران وفاقی محتسب کی کارکردگی کے بارے میں آگاہی حاصل ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ وفاقی محتسب نے 2019ء کے دوران 74,869 شکایات کے فیصلے کیے جن میں سے 97 فیصد فیصلوں پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے۔ پاکستان کی حد تک بظاہر یہ ایک ناممکن سی بات لگتی ہے وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کو جانتا ہوں، وہ جس کام پر جت جاتے ہیں، اس کو کمال حسن کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں انہوں نے 75 ہزار فیصلے کیے ہیں، ان میں شکایت کنندگان کا ایک روپیہ بھی خرچ ہوا اور نہ ہی ان فیصلوں کے انتظار میں ان کی جوتیاں گھس گئیں وفاقی محتسب میں ہر شکایت کا فیصلہ ساٹھ دن میں کر دیا جاتا ہے۔ وفاقی محتسب کا یہ ادارہ 1983ء میں جنرل ضیاء نے قائم کیا تھا۔

محتسب اور احتساب کا تصور سب سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ دور میں شروع ہوا، آپؓ نے سرکاری عمال کے خلاف براہ راست شکایات کیلئے سب سے پہلا محتسب مقرر کیا۔ دور جدید میں سب سے پہلے سویڈن میں محتسب (Ombudsman) کا ادارہ قائم کیا گیا۔ اب اکثر ممالک میں سینکڑوں کی تعداد میں محتسب کے ادارے کام کر رہے ہیں۔ پاکستان میں سب سے پہلے 1983ء میں وفاقی محتسب کا ادارہ قائم کیا گیا۔ سردار محمد اقبال پہلے وفاقی محتسب تھے۔ ان کے بعد عدلیہ کے کئی معزز سینئر جج اس عہدہ پر فائز رہے، جن میں چیف جسٹس مرحوم بشیر جہانگیری، جسٹس شفیع الرحمان، جسٹس خلیل الرحمان خان، جسٹس اسلم ریاض حسین، جسٹس عثمان علی شاہ اور جسٹس عبد الشکور سلام نمایاں ہیں۔ ان کے علاوہ امتیاز احمد صاحبزادہ، جاوید صادق ملک اور سلمان فاروقی بھی وفاقی محتسب رہ چکے ہیں۔ اب 2017ء سے سید طاہر شہباز وفاقی محتسب کی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ سید طاہر شہباز، وفاقی سیکرٹری، چیئرمین سی ڈی اے اور دیگر اہم عہدوں کے ساتھ ساتھ سپریم کورٹ کے رجسٹرار بھی رہے ہیں، اس لئے عدلیہ کے معاملات کے ساتھ ساتھ بیوروکریسی کے رویوں سے بھی خوب واقف ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ وہ دونوں کے مزاج سے آشنا ہونے کے باعث ریکارڈ فیصلے کر رہے ہیں۔ ایک سال کے اندر 74,869 شکایات کے فیصلے کوئی آسان کام نہیں۔ پاکستان میں وفاقی محتسب ایسا ادارہ ہے جہاں عام پاکستانیوں کو فوری اور مفت انصاف فراہم کیا جاتا ہے، شکایت گزار کا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا اور اسے گھر بیٹھے انصاف مل جاتا ہے۔ وفاقی محتسب کے قیام کا بنیادی مقصد وفاقی حکومت کے اداروں کے خلاف بدانتظامی کی شکایات کا ازالہ کرنا اور عام شہریوں کو مفت انصاف فراہم کرنا ہے، اسے آپ ''غریبوں کی عدالت'' بھی کہہ سکتے ہیں۔ معاشرے کے وہ افراد جن کی کہیں شنوائی نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ عدالتوں اور وکلاء کے بھاری اخراجات برداشت کر سکتے ہیں، ایسے لوگ سادہ کاغذ پر ایک درخواست لکھ کر وفاقی محتسب کو بھجوا دیں تو اس پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔ اس ادارے کی بہترین کارکردگی کا مظہر ہے کہ وفاقی محتسب سید طاہر شہباز نے 2019ء میں 74,869 شکایات کے فیصلے کیے، تمام شکایات کے فیصلے 60 دن کے اندر کیے گئے۔ گزشتہ برس وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں سکائپ، IMO اور انسٹاگرام پر شکایات کی سماعت شروع کی گئی، اب شکایت کنندگان گھر بیٹھے سماعت میں شامل ہو سکتے ہیں، انہیں سفر کی صعوبت اٹھانے کی بھی ضرورت نہیں۔ اس سال کے وسط تک تمام علاقائی دفاتر میں بھی آن لائن سماعت شروع ہو جائے گی، شکایات گزار اور ایجنسی کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنے گھر یا دفتر میں بیٹھ کر سماعت میں شریک ہو اور اپنا موقف پیش کر سکے، اس سے شکایت کنندہ کے وقت اور ایجنسی کے سرمائے کی بچت ہوگی۔ وفاقی محتسب کو 2019ء کے دوران 73,059 شکایات موصول ہوئیں، سب سے زیادہ شکایات بجلی سپلائی کرنے والی کمپنیوں کے خلاف کی گئیں جن کی تعداد 32,421 ہے، 2019ء میں ان کمپنیوں کے خلاف 32,277 شکایات کے فیصلے کیے گئے، سوئی گیس کے خلاف 9598 شکایات موصول ہوئیں، ان کے علاوہ دس ادارے جن کے خلاف سب سے زیادہ شکایات موصول ہوئیں ان میں نادرا، پاکستان پوسٹ آفس، اوپن یونیورسٹی، پاکستان بیت المال، پاکستان ریلوے، اسٹیٹ لائف انشورنس، آئی بی، بے نظیر انکم سپورٹس پروگرام اور ای او بی آئی شامل ہیں۔ 2019ء کے دوران 23,281 شکایات پر وفاقی محتسب نے وفاقی اداروں کو ہدایات اور سفارشات جاری کیں، جن میں سے 20658 پر عملدرآمد ہو چکا ہے۔ وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں شکایات موصول ہوتی ہیں اور اسی روز بغیر کسی تاخیر کے ان پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے اور اگلے روز شکایت گزار کو ایس ایم ایس کے ذریعے اسکی شکایت کا نمبر اور تاریخ سماعت، کی اطلاع کر دی جاتی ہے اور ساٹھ دن کے اندر ہر شکایت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ پاکستان میں کسی عدالت میں اتنی جلدی فیصلہ نہیں ہوتا۔ یہ اعزاز صرف محتسب کے ادارے کو حاصل ہے کہ وہ غریب شہریوں کو ان کی دہلیز پر فوری اور مفت انصاف فراہم کر رہا ہے۔ وفاقی محتسب کے فیصلوں پر کوئی بھی فریق نظر ثانی کی اپیل کر سکتا ہے، جس کا فیصلہ 45 دن میں کر دیا جاتا ہے۔ فیصلوں کے خلاف اپیل صرف صدر پاکستان کو کی جا سکتی ہے۔ صدر پاکستان بھی عموماً محتسب کے فیصلوں کو بحال رکھتے ہیں۔ آپ یہ جان کر حیران ہونگے کہ پچھلے برس 2019ء میں وفاقی محتسب کے 74,869 فیصلوں میں سے صرف 317 فیصلوں کے خلاف صدر پاکستان کو اپیل کی گئی جن میں سے صدر مملکت نے صرف 23 اپیل قبول کیں جو شکایت کنندگان کی تھیں، ایجنسی کی طرف سے وفاقی محتسب کے خلاف صدر پاکستان نے کوئی ایک اپیل بھی قبول نہیں کی گئی۔ وفاقی محتسب شہریوں کو ان کے گھر کی دہلیز پر انصاف فراہم کرنے کیلئے بھی سرگرم ہے۔ اس مقصد کیلئے او سی آر کے نام سے ایک پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا گیا ہے جس کے تحت وفاقی محتسب کے افسران تحصیل ہیڈ کوارٹرز میں جا کر عام شہریوں کو ان کے گھر کی دہلیز پر انصاف فراہم کرتے ہیں۔ ایسی شکایات کا فیصلہ 45 دن میں کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا انقلابی قدم ہے جسے پوری دنیا میں سراہا گیا۔ او سی آر (Outreach Complaint Resolution) نظام کے تحت 2019ء کے دوران وفاقی محتسب کے افسران نے تحصیل اور ضلعی ہیڈ کوارٹرز پر خود جا کر سماعت کی اور 5374 شکایات کا ازالہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ وفاقی محتسب نے شکایات کے فوری ازالہ کیلئے تمام وفاقی اداروں کو ہدایت کر رکھی ہے کہ وہ ادارہ جاتی سطح پر شکایات کو حل کرنے کا نظام وضع کریں چنانچہ بیشتر وفاقی اداروں نے اپنے ہاں شکایات سیل قائم کر رکھے ہیں جہاں کوئی بھی شخص شکایت کر سکتا ہے۔ اگر ادارہ کی سطح پر شکایات 30 دن میں حل نہ ہوں تو وہ ایک خودکار نظام کے تحت وفاقی محتسب کے کمپیوٹرائزڈ سسٹم پر آ جاتی ہیں اور وفاقی محتسب میں ان پر کارروائی شروع ہو جاتی ہے، اس مقصد کیلئے وفاقی حکومت کے اکثر اداروں کو وفاقی محتسب کے کمپیوٹرائزڈ نظام سے منسلک کیا گیا ہے۔

وفاقی محتسب نے اپنے آپ کو صرف شکایات کے فیصلوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ مختلف اداروں کے نظام کی اصلاح کیلئے متعلقہ شعبوں کی نامور شخصیات کی سربراہی میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دیں، جن کی سفارشات کو سپریم کورٹ تک نے نہ صرف سراہا بلکہ سپریم کورٹ نے وفاقی محتسب سے کہا کہ وہ پاکستان میں تھانوں اور جیلوں کی اصلاح کے بارے میں صوبوں کے ساتھ مشاورت کے بعد تجاویز دیں کہ جیلوں کی اصلاح کیسے ممکن ہے اور تھانوں کو کیسے عوام دوست بنایا جا سکتا ہے۔ سپریم کورٹ کی اس ہدایت پر وفاقی محتسب نے انتہائی تجربہ کار عوامی نمائندوں، سول سوسائٹی کے سرکردہ افراد اور جیلوں سے متعلق اعلیٰ سرکاری افسران پر مشتمل مختلف کمیٹیاں بنائیں جن کی جانب سے تیار کردہ طویل ریسرچ پر مشتمل رپورٹیں سپریم کورٹ آف پاکستان اور متعلقہ سرکاری اداروں کو ارسال کی گئیں۔ ان کمیٹیوں نے ملک بھر کی جیلوں کے دورے کر کے وہاں قیدیوں کی حالت زار کا مشاہدہ کیا اور پھر جیلوں کے نظام کی اصلاح کیلئے سفارشات مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ عملی اقدامات بھی اٹھائے۔ جن میں مخیر حضرات کے ساتھ مل کر قیدیوں کیلئے جیلوں کے اندر سہولیات فراہم کرنے کا بندوبست کیا گیا۔ تقریباً اڑھائی تین سو کے لگ بھگ ایسے قیدیوں کا جرمانہ ادا کر کے ان کو رہائی دلوائی گئی جو جرمانہ کی رقم نہ ہونے کے سبب سال ہا سال سے پس دیوار زنداں پڑے ہوئے تھے۔ وفاقی محتسب نے مختلف یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کے تعاون سے قیدیوں کیلئے مفت تعلیم کا بندوبست کیا، ملک بھر کی جیلوں میں قید خواتین اور بچوں کو عید کے موقع پر نئے کپڑے، کھانے پینے کی اشیاء اور بچوں کو تحائف دیئے گئے۔ بعد ازاں سپریم کورٹ نے وفاقی محتسب کی ذمہ داری لگائی کہ جیلوں کی اصلاح اور قیدیوں کو سہولیات کے حوالے سے سفارشات پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کیلئے بھی وفاقی محتسب اقدامات اٹھائیں۔ اس سلسلے میں وفاقی محتسب سپریم کورٹ کو پانچ سہ ماہی رپورٹیں پیش کر چکے ہیں، ہر رپورٹ سے قبل وفاقی محتسب سید طاہر شہباز خود چاروں صوبوں میں جا کر چیف سیکرٹریز، آئی جی جیل خانہ جات اور دیگر متعلقہ حکام سے ملاقاتیں کرتے رہے جس سے ملک بھر کی جیلوں میں کافی بہتری آئی ہے، قیدیوں کو مفت تعلیم سمیت متعدد سہولیات فراہم کی گئیں اور ذہنی مریض قیدیوں کو عام قیدیوں سے الگ رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ وفاقی محتسب نے پنشنرز کے مسائل کے حل کیلئے بھی متعدد اقدامات اٹھائے۔ قبل ازیں پنشنرز صرف نیشنل بنک سے تنخواہ لے سکتے تھے، پنشنروں کو ہر ماہ اپنی پنشن وصول کرنے کیلئے گھنٹوں نیشنل بنک کے باہر لمبی قطاروں میں کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ وفاقی محتسب نے اس صورتحال کا نوٹس لیا اور یہ ہدایت کی کہ پنشنروں کی پنشن ان کے اکاؤنٹ میں بھیجی جائے اور وہ جب چاہیں، اے ٹی ایم کارڈ یا چیک کے ذریعے رقم نکلوا لیں۔ علاوہ ازیں وفاقی محتسب نے تمام سرکاری اداروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے ہاں کم از کم گریڈ 19 کے افسر کی سربراہی میں ایک پنشن سیل قائم کریں جو ریٹائر ہونے والے سرکاری ملازم کی ریٹائرمنٹ سے ایک سال قبل اس کی پنشن کے کاغذات مکمل کرنا شروع کر دے تاکہ اس کی پنشن اور دیگر واجبات کی ادائیگی میں تاخیر نہ ہو۔ بیرون ملک پاکستانیوں کی سہولت کیلئے وفاقی محتسب نے پاکستان کے تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر ون ونڈو ڈیسک قائم کیے ہیں جہاں بیرون ملک پاکستانیوں سے متعلق چودہ سرکاری محکموں کے افسران چوبیس گھنٹے موجود رہتے ہیں اور مسافروں کی شکایات کو موقع پر ہی حل کر دیا جاتا ہے۔ وفاقی محتسب نے پاکستان کے تمام سفارتخانوں کو ہدایت کر رکھی ہے کہ پاکستان کے سفیر ہفتے میں ایک دن بیرون ملک پاکستانیوں کیلئے مختص کریں اور ان کی شکایات سن کر ان کا فوراً ازالہ کریں۔ وفاقی محتسب کا دنیا میں احتساب کے اداروں میں بھی ایک اہم کردار ہیں۔ ایشیائی ممالک میں ''ایشین امبڈسمین ایسوسی ایشن (اے او اے)'' کے نام سے ایک تنظیم بھی کام کر رہی ہے جس کے ارکان کی تعداد 44 ہے۔ 1996ء میں اے او اے کے قیام میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا تھا، تب سے 2010 تک اے او اے کے صدر کا منصب بھی پاکستان کے پاس رہا۔ اب بھی پاکستان کے محتسب سید طاہر شہباز اے او اے کے صدر بھی ہیں۔ گزشتہ سال نومبر میں استنبول (ترکی) میں اے او اے کے ایک اجلاس میں انہیں دوسری بار اے او اے کا صدر منتخب کیا گیا۔ تنظیم کا صدر دفتر بھی وفاقی محتسب سیکریٹریٹ اسلام آباد میں ہے۔